Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

فون ۲۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعرات

قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۱۸ رمضان المبارک ۱۳۹۵ھ ۲۵ تبوک ۱۳۵۴ھش ۲۵ ستمبر ۱۹۷۵ء	نمبر ۲۱۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو خدا کی تلاش میں استقلال سے کام لیتا ہے وہ ضرور اُسکو پا لیتا ہے

چاہیئے کہ انسان پہلے خدا کی ہستی اور پھر اسکی صفات کی واقفیت حاصل کر کے الیقین کے مرتبہ پر پہنچے

"اسلام ہے کیا؟ اسلام کا تو نام ہی اللہ تعالیٰ نے فطرت اللہ رکھا ہے۔ فطرتی مذہب اسلام ہی ہے۔ مگر اِن باتوں کی حقیقت کب کھلتی ہے؟ جب انسان صبر اور ثابت قدمی کے ساتھ کسی پاک صحبت میں رہے۔ ثابت قدمی میں بڑی برکتیں ہوتی ہیں۔ شہد ہی کی مکھی کو دیکھو جب وہ ثابت قدمی اور محنت کے ساتھ اپنے کام میں لگتی ہے تو شہد جیسی نفیس اور کارآمد شے تیار کر لیتی ہے۔ اسی طرح پر جو خدا کی تلاش میں استقلال سے لگتا ہے وہ اس کو پا لیتا ہے۔ نہ صرف پا لیتا ہے بلکہ میرا تو یہ ایمان ہے کہ وہ اس کو دیکھ لیتا ہے۔ ارضی علوم کی تحصیل میں کس قدر وقت اور روپیہ صرف کرنا پڑتا ہے۔ یہ علوم روحانی علوم کی تحصیل کے قواعد کو صاف طور پر بتا رہے ہیں۔ ہمارا مذہب روحانی علوم کے مبتدی کے لئے یہ ہے کہ وہ پہلے خدا کی ہستی پھر اس کی صفات کی واقفیت پیدا کرے۔ ایسی واقفیت جو یقین کے درجہ تک پہنچ جائے تب اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفاتِ کاملہ پر اس کو اطلاع مل جائے گی اور اس کی روح اندر سے بول اُٹھے گی کہ پورے اطمینان کے ساتھ اس نے خدا کو پا لیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایسا ایمان پیدا ہو جاوے کہ وہ یقین کے درجہ تک پہنچ جاوے اور انسان محسوس کر لے کہ اس نے گویا خدا کو دیکھ لیا ہے اور اس کی صفات سے واقفیت حاصل ہو جاوے تو گناہ سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے اور طبیعت جو پہلے گناہ کی طرف جھکتی تھی اب اُدھر سے ہٹتی اور نفرت کرتی ہے اور یہی توبہ ہے۔"

(الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۳ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق طبی رپورٹ

(مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ایم۔اے پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ)

لندن (بذریعہ ڈاک)

۱۱ ستمبر:۔ آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ضعف اور PALPITATION کی تکلیف رہی۔ قارورہ کے ٹیسٹ یعنی CULTURE SENSITIVITY کی رپورٹ آگئی ہے جس سے پتہ لگا ہے کہ ابھی قارورہ میں انفیکشن اسی طرح ہے اور جس دوا کو BACTERIA پہلے SENSITIVE تھے اب اس کو RESISTANT ہو گئے ہیں۔ آج قارورہ پھر دوسرے ہسپتال میں کلچر کے لئے بھجوایا گیا ہے۔

۱۲ ستمبر:۔ آج صبح سے حضور کو ضعف اور PALPITATION کی تکلیف تھی جو دوپہر کو زیادہ ہو گئی اور شام تک رہی۔ حضور ایدہ اللہ کا ٹمپریچر ضعف کی وجہ سے نارمل سے کم رہا۔

۱۳ ستمبر:۔ آج صبح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو PALPITATION کی تکلیف ہے اور معدہ میں بوجھ محسوس ہو رہا ہے۔

۱۴ ستمبر:۔ آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ ضعف بھی کم رہا اور PALPITATION میں بھی کمی رہی۔ آج صبح ایک اور بڑے ہسپتال میں قارورہ کلچر کے لئے بھجوایا گیا۔

۱۵ ستمبر:۔ آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ قارورہ جو کلچر کے لئے سینٹ جان ہسپتال بھجوایا گیا تھا اس کے نتیجہ سے جو آج ملا ہے ظاہر ہوتا ہے کہ انفیکشن نہیں ہے۔

آج شام چار بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہارلے سٹریٹ تشریف لے گئے جہاں حضور نے ڈاکٹر OAKLEY جو ماہر PHYSICION ہیں اور ذیابیطس کے ماہر ہیں کو دکھایا۔ ڈاکٹر OAKLEY نے حضور کا مکمل معائنہ کیا اور اِس رائے کا اظہار کیا کہ حضور ایدہ اللہ کی عام صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے معمولی سی ذیابیطس ہے جس کے لئے وہ باقاعدہ لکھ کر نسخہ اور ہدایات بھجوائیں گے۔ قارورہ کی انفیکشن کے بارہ میں بھی ضروری ہدایات بھجوائیں گے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اجتماع خدام الاحمدیہ (۲۴، ۲۵، ۲۶ اکتوبر ۱۹۷۵ء) میں تمام مجالس کی نمائندگی لازمی ہے۔
(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(رپورٹ نمبر ۱۳ بابت ۴ ستمبر تا ۶ ستمبر ۱۹۷۵ء)

(قسط دوم)

لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

حضور نے ۵ ستمبر کو مسجد فضل لندن میں نماز جمعہ پڑھائی اور پُر معارف خطبہ ارشاد فرمایا

”اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذریعہ سے تمام بنی نوعِ انسان کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنے کا فیصلہ کیا ہے“

”اُس نے ہمیں بشارت دی ہے کہ تمہاری دُعائیں قبول کی جائینگی اور یکشف السّوء کا نظارہ تم اپنی آنکھوں سے دیکھوگے“

”آئندہ پندرہ سال غلبہ اسلام کے لئے خصوصی دُعاؤں اور قربانیوں کے سال ہیں۔ پس دُعائیں کرتے اور قربانیاں دیتے چلے جاؤ“

(الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

لندن (بذریعہ ڈاک) ۵ ستمبر ۱۹۷۵ء بروز جمعۃ المبارک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج مسجد فضل لندن میں جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

حضور ایدہ اللہ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ حٰمٓ السجدہ کی آیت وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (آیت ۳۴) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُس شخص کے قول سے اور کونسا قول بہتر ہے کہ جس نے دعوت الی اللہ کی اور جو اپنے ایمان کے مطابق اعمال صالحہ بجا لایا اور اعلان کیا کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں یعنی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے اس کا کامل فرمانبردار ہوں۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسے شخص کا قول جو دعوت الی اللہ کرتا ہے کس کے نزدیک دوسرے لوگوں کے قول سے بہتر ہے؟ سو ایک تو اس سے مراد خود اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جس نے قرآن نازل کیا اور دوسرے اس سے مراد اہل بصیرت ہیں کیونکہ احسن کا لفظ ایک تو اُس حسن پر بولا جاتا ہے جس کا تعلق خدا تعالیٰ سے ہو۔ اور دوسرے یہ لفظ اُس حسن کیلئے بھی بولا جاتا ہے جس کا بصیرت سے تعلق ہو۔ اسی لئے حضرت امام راغبؒ نے مفردات میں لکھا ہے اَحْسَنُ قَوْلًا سے مراد یہ ہوگی کہ اللہ اور اس کے مقربین کے نزدیک اس سے زیادہ اچھا اور کوئی قول نہیں کہ انسان لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے۔

اس کے بعد حضور نے یہ واضح فرماتے ہوئے کہ اس آیۂ کریمہ میں قول سے کیا مراد ہے فرمایا۔ یہاں قول سے مراد ظاہری الفاظ بھی ہیں، اعتقاد بھی اور اعتقاد کے مطابق کئے جانے والے اعمال بھی کیونکہ قول کا لفظ قرآن کریم میں ظاہری الفاظ اعتقاد اور عمل تینوں پر بولا جاتا ہے۔ اسی لئے حقیقی مومن وہی کچھ زبان سے کہتا ہے جس پر اس کا پختہ اعتقاد ہوتا ہے اور پھر اس کا عمل بھی اُس اعتقاد کے عین مطابق ہوتا ہے اور وہی اس بات کا حق رکھتا ہے کہ اس امر کی پرواہ کئے بغیر کہ دوسرے اُسے کیا کہتے ہیں یا کیا نہیں کہتے خود کہے اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ ایسا قول تو جس کیساتھ نہ اعتقاد ہو اور نہ عمل منافق کا قول ہوتا ہے جو کسی لحاظ سے بھی قابل التفات نہیں ہوتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قول بے عمل کا کھوکھلا پن ظاہر کرنے کے لئے منافقوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ وَيَقُوْلُوْنَ فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ (المجادلہ آیت ۹) یعنی اے رسول! جب منافق تیرے پاس آتے ہیں تو تجھے ایسے لفظوں سے دُعا دیتے ہیں جن میں خدا نے دعا نہیں دی۔ مراد یہ کہ دعا میں بناوٹ کے طور پر مبالغہ سے کام لیتے ہیں اور پھر اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ کیوں اللہ ہمارے منافقانہ قول کی وجہ سے ہمیں عذاب نہیں دیتا ــــ اسی لئے قرآنی محاورہ کی رُو سے قولِ احسن وہی قول ہوگا جس میں ظاہری الفاظ صحیح عقیدہ اور عمل تینوں شامل ہوں۔ یہ معنے امام راغبؒ نے مفردات میں کئے ہیں۔ اور استدلال انہوں نے قرآن مجید کی اس آیت سے کیا ہے۔ اَلَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ (البقرہ آیت ۱۵۷) انہوں نے اس آیت سے استدلال کرکے قول احسن میں اقرار، اعتقاد اور عمل تینوں کو شامل کیا ہے۔

قول احسن کے معنے بالوضاحت بیان کرنے کے بعد حضور نے دَعَآ اِلَى اللّٰهِ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا قول احسن کے ان معانی کی رُو سے دَعَآ اِلَى اللّٰهِ کے معنے ہوں گے خود قولی، اعتقادی اور عملی لحاظ سے ایمان باللہ سے متصف ہو کر دوسروں کو خدا کی طرف بلانا یعنی انہیں اس امر کی دعوت کرنا کہ وہ صحیح اعتقاد پر قائم ہوکر اعمال صالحہ بجا لائیں اور اس طرح اُسکی ناراضگی سے بچیں اور اس کے پیار کو حاصل کرنے والے بنیں۔ یہ ہے دعوت الی اللہ اور جو شخص بھی قولی، اعتقادی اور عملی لحاظ سے خود ایمان باللہ سے متصف ہوکر دوسروں کو اللہ کیطرف بُلاتا ہے وہ اس بات کا حق رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور یہ عرض کرسکے کہ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝

ایمان باللہ پر خود قائم ہو کر دوسروں کو ایمان باللہ کی دعوت دینے کی اہمیت و عظمت واضح کرنے کے بعد حضور نے اللہ تعالیٰ کی غیر محدود صفات میں سے بعض ایسی صفات کا ذکر فرمایا جن کا تعلق اُس کی اپنی ذات سے ہے نیز اس صفت کا ذکر فرمایا کہ وہ دُعاؤں کو سُننے والا ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی ہستی کے متعلق جو بات اس وقت میں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کی دُعاؤں کو سُنتا اور انہیں قبول کرتا ہے۔ سورۃ المؤمن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (آیت ۶۱) (مجھے پکارو میں تمہاری دعا سُنونگا)۔ اسی طرح سورۃ البقرہ میں اُس نے فرمایا اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (آیت ۱۸۷) (جب دُعا کرنیوالا مجھے پکارے تو میں اسکی دُعا قبول کرتا ہوں)

ـــــ لیکن دعا کی قبولیت کے بارہ میں یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ جب دُعا اس کی تمام شرائط کے ساتھ کی جائے تو اللہ تعالیٰ اپنی تمام حکمتوں کے ساتھ اسے قبول کرتا ہے۔ یعنی ضروری نہیں کہ دُعا اُسی طرح قبول ہو جس طرح بندہ مانگتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ اُسکی دُعا کو اُس شکل میں قبول کرتا ہے جو دُعا کرنے والے کے حق میں بہتر ہو کیونکہ وہ جانتا ہے کہ دُعا کرنیوالے کے حق میں کیا بہتر ہے اور کیا بہتر نہیں ہے۔ پس دُعا قبول ضرور ہوتی ہے لیکن ہوتی اُس شکل میں ہے جو خدا تعالیٰ کے علم میں دُعا کرنیوالے کے لئے بہتر ہو نہ کہ اُس شکل میں جس میں بندہ اپنی نادانی سے اُسکے پورا ہونے کی خواہش رکھتا ہے ــــ پھر سورۃ النمل میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ (آیت ۶۳) یعنی بتاؤ کون کسی بے کس کی دُعا کو سُنتا ہے جب وہ خدا سے دُعا کرتا ہے، اور اُس کی تکلیف کو دُور کر دیتا ہے۔ یَكْشِفُ السُّوْٓءَ میں اللہ تعالیٰ نے ایک عجیب بشارت دی ہے اور وہ یہ کہ تم دُعا کرتے چلے جاؤ ایک دن وہ ضرور قبول ہوگی۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ انسان مضطر ہونے کی حالت میں دعا مانگے اور وہ قبول نہ ہو۔ مضطر کی دُعا کی قبولیت ایک نہ ایک دن ظاہر ہوکر رہتی ہے یعنی اُسکی تکلیف بہرحال دُور کردیجاتی ہے۔ پس السّوء کا دُعاؤں کے نتیجہ میں دُور کیا جانا مومنوں کے دل کا مستقل سہارا ہے۔

اسی ضمن میں اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ بعض دُعائیں ایسی ہوتی ہیں جن کا ایک لمبا زمانہ گزرنے کے بعد پُورا ہونا مقدّر ہوتا ہے اور اس کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ مومنوں کی جماعت نسلاً بعد نسلٍ دعائیں کرتی چلی جائے۔ حضور نے فرمایا ایسی ہی دعاؤں میں سے ایک دعا تمام بنی نوعِ انسان کے اُمّتِ واحدہ بننے سے تعلق رکھتی ہے۔ چنانچہ تیرہ سو سال سے اُمّتِ مسلمہ اس کے لئے دعائیں کرتی چلی آرہی تھی۔ آخر حسب وعدۂ الٰہی بعثتِ مسیح موعود کا زمانہ آگیا جس میں اس دُعا کا پُورا ہونا مقدّر تھا۔ میں اور آپ خوش قسمت ہیں کہ ہمیں مسیح موعود کو شناخت کرنے اور قبول کرنے کی توفیق ملی ہے اور ہمیں تمام بنی نوعِ انسان کے دل جیت کر انہیں اُمّتِ واحدہ بنانے کی غرض سے قربانیاں پیش کرنے کے مواقع حاصل ہیں۔ ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم دُنیا کو اللہ کی طرف دعوت دیتے چلے جائیں اور ایسے بنیں کہ خدا تعالیٰ کے حضور میں ہم عرض کرسکیں اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بشارت دی ہے کہ اسلام تمہارے ذریعہ سے نوعِ انسانی کے دل جیتے گا اور دنیا پر غالب آکر انہیں اُمّتِ واحدہ میں تبدیل کردکھائیگا۔ رہیں اس راہ میں پیش آنے والی مشکلات سو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ اعلان کیا ہے کہ تمہاری دُعائیں قبول کی جائیں گی اور اس کے نتیجہ میں تم يَكْشِفُ السُّوْٓءَ کا نظارہ دیکھتے چلے جاؤ گے۔ ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم دُعائیں کرتے چلے جائیں اور دعوت الی اللہ اور اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ کی رُو سے اس امر کا ثبوت دیتے چلے جائیں کہ

(باقی صفحہ ۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان کا مبارک مہینہ اور اس کے انوار و برکات

محترم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ انچارج فجی

ریڈیو فیجی سے نشر کیا گیا۔

پیارے دوستو! رمضان المبارک کا مہینہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں نصیب ہوا ہے میں اس بابرکت مہینہ کے متعلق چند ضروری باتیں بیان کرنا چاہتا ہوں اس مہینہ کی ایک خصوصیت تو یہ ہے کہ اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ نے ہم پر روزے رکھنا فرض قرار دیا ہے۔ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ سال کے بارہ مہینوں میں سے صرف اس مہینہ کا نام لیکر اس کی فضیلتیں اور برکتیں قرآن کریم میں بیان کی گئی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ

یعنی رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن کریم نازل کیا گیا وہ قرآن جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت بنا کر بھیجا گیا ہے اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے۔ ایسے دلائل جو ہدایت پیدا کرنے والے ہیں اور اس کے ساتھ ہی قرآن کریم میں الٰہی نشانات بھی ہیں۔"

اس آیت میں توجہ دلائی گئی ہے کہ رمضان وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں قرآن کریم جیسی نعمت نازل کی گئی ہے تم اللہ تعالیٰ کی اس عظیم نعمت کو یاد کر کے پورے جوش محبت، اخلاص اور دلی ذوق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا شکر کرو اور اس مہینہ میں روزوں اور دوسری عبادات کے لئے کمر کس کر تیار ہو جاؤ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ

اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ تم میں سے جو شخص رمضان کے مہینہ کو اس حال میں دیکھے کہ نہ تو وہ بیمار ہو اور نہ سفر میں ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ اس پورے مہینے کے مسلسل روزے رکھے اور جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ روزہ نہ رکھے بلکہ اس پر ان چھوڑے ہوئے روزوں کے بدلے اور دنوں میں گنتی پوری کرنا ضروری ہوگا۔

روزہ کی کیفیت

روزہ کی کیفیت یہ ہے کہ پو پھٹنے سے لیکر سورج غروب ہونے تک انسان کوئی چیز نہ کھائے نہ پیئے اور نہ مخصوص تعلقات کی طرف توجہ کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ۔

یعنی "کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہیں صبح کی سفید دھاری اور سیاہ دھاری الگ الگ نظر آنے لگے یعنی صبح صادق اور صبح کاذب کا امتیاز ہو جائے اور پو پھٹ جائے اور اس کے بعد صبح سے رات تک روزوں کی پابندی کرو۔"

سحری اور افطاری

روزہ رکھنے کے لئے پو پھٹنے سے پہلے جو کھانا کھایا جاتا ہے اسے سحری کہتے ہیں اور سورج غروب ہونے پر روزہ چھوڑنے کے لئے جو چیز بھی کھائی پی جاتی ہے اسے افطاری کہتے ہیں۔ سحری کے بارے میں یاد رکھنا چاہیئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے روزے کے لئے سحری کا کھانا کھانے کی خاص تاکید فرمائی ہے آپ فرماتے ہیں:۔

تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً

سحری کا کھانا کھاؤ یعنی "روزہ کے لئے سحری کا کرو۔ کیونکہ اس میں بہت سی برکتیں ہیں۔ ہماری شریعت میں یہ امر ناپسندیدہ ہے کہ انسان شام کے وقت کھانا کھا کر روزہ رکھ لے اور سحری کا کھانا نہ کھائے۔

افطاری کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ

یعنی جب تک لوگ سورج غروب ہوتے ہی روزہ افطار کرتے رہیں گے اس وقت تک وہ خیر پر قائم رہیں گے یعنی اسلامی احکام کی روح ان میں زندہ رہے گی۔

روزہ کی اصلی روح

ہمارے پیارے رسول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی اصل روح اور حقیقت کا انکشاف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ

اس کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص روزہ تو رکھتا ہے لیکن اپنی زبان کو جھوٹ سے باز نہیں رکھتا اور بد عمل اور خراب اخلاق کو چھوڑتا نہیں تو ایسے شخص کو صرف کھانا پینا چھوڑ دینے سے کیا فائدہ ہوگا۔ ایسے شخص کے روزوں کو اللہ تعالیٰ شرف قبولیت نہیں بخشے گا۔

اسی سلسلہ میں بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا ایک اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۲۳)

روزوں کا فدیہ

اسلام نے اپنے تمام احکام میں انسان کی کمزوریوں اور ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسی لچک رکھی ہے کہ ہر حالت میں وہ ان پر عمل کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا حکم نہیں دیا جس کی بجا آوری کی انسان میں طاقت نہ ہو اور اس کی استعداد اور طاقت سے بالا ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا۔

یعنی "اللہ تعالیٰ کسی شخص پر سوائے اس ذمہ داری کے جو اس کی طاقت میں ہو کوئی ذمہ داری نہیں ڈالتا۔

روزے کے احکام میں بھی اسی اصول کو مدنظر رکھا گیا ہے روزے کا حکم صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو عاقل، بالغ اور صحت مند ہوں اور سفر میں نہ ہوں مگر جو بیمار ہوں اور دائم المرض کی کیفیت ہو۔ یا اتنے کمزور اور ضعیف ہوں کہ روزے کی طاقت ہی نہ رکھتے ہوں یا بالکل بوڑھے ہو چکے ہوں تو ایسے لوگوں کے لئے کوئی روزہ نہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَعَلَی الَّذِیۡنَ یُطِیۡقُوۡنَہٗ
فِدۡیَۃٌ طَعَامُ مِسۡکِیۡنٍ

یعنی "ان لوگوں پر جو روزہ کی طاقت نہ رکھتے ہوں بطور فدیہ ایک مسکین کا کھانا دینا واجب ہوگا۔"

یاد رکھنا چاہیئے کہ رمضان کے روزوں کے سلسلہ میں ایک تو وہ لوگ ہیں جو رمضان کے دنوں میں مسافر ہیں یا بیمار ہوگئے ہیں تو ان کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ رمضان کے جتنے دن روزے نہیں رکھ سکے۔ رمضان کے بعد صحت درست ہونے پر اور سفر سے واپس گھر آجانے پر کسی بھی مہینے میں چھوڑے ہوئے روزے رکھ لیں۔ ان لوگوں میں اگر مالی طاقت ہو تو اپنی حیثیت کے مطابق چھوڑے ہوئے روزوں کا فدیہ بھی بطور نفلی ادا کریں یہ ان کے لئے مزید ثواب اور اجر کا موجب ہوگا۔

دوسرے وہ لوگ ہیں جو دائمی طور پر معذور ہو چکے ہیں اور بوجہ مرض یا ضعف پیری ان میں روزہ رکھنے کی طاقت ہی نہیں رہی۔ ان کے لئے روزہ تو معاف ہے لیکن وہ اگر مالی استطاعت رکھتے ہوں تو ان پر بطور فدیہ روزانہ ایک مسکین کا کھانا دینا واجب اور ضروری ہوگا۔

اور وہ لوگ جو معذور بھی ہیں اور مالی استطاعت بھی نہیں رکھتے تو ان کے لئے نہ روزہ ہے اور نہ فدیہ ان کے لئے یہ ہے کہ وہ رمضان کے مبارک ایام میں تلاوت قرآن کریم نفلی عبادات ذکر الٰہی اور دعاؤں میں مصروف رہیں۔

تلاوت قرآن کریم

رمضان کا مہینہ بہت بابرکت مہینہ ہے اور خدا تعالیٰ کے پاک اور معجز نما کلام قرآن کریم کے نزول کا اس کے ساتھ گہرا تعلق ہے اس مہینہ میں قرآن کریم کو بڑی کثرت سے پڑھنا چاہیئے اس کے معنوں اور مطالب پر غور کرنا چاہیئے اور ایک عاشقانہ جذبہ کے ساتھ اسے سمجھ کر پڑھنا چاہیئے کہ اس کے ہر حکم پر عمل کرنے کے لئے پختہ عزم کیا جائے اور جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے ان سے باز رہنے کا عہد کیا جائے۔

نفلی عبادات اور دعاؤں پر زور

رمضان کے مبارک ایام میں نفلی عبادات کے لئے خاص ترغیب دی گئی ہے۔

پانچ نمازیں تو اسلام میں روزانہ بطور فرض مقرر کی گئی ہیں ان کے علاوہ ایک نماز تہجد ہے۔ جو ہے تو ایک نفلی نماز ۔۔۔ مگر قرآن کریم میں اس کو قائم کرنے کے لئے بار بار تاکید کی گئی ہے تہجد سے مراد یہ ہے کہ رات کے ابتدائی حصے میں کچھ وقت سونے کے بعد رات کے آخری حصہ میں اٹھ کر نماز پڑھی جائے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ آپ تہجد کی آٹھ رکعتیں پڑھتے ان میں بہت لمبا قیام فرماتے آخر میں حضور وتر کی تین رکعتیں پڑھتے۔ اس طرح یہ کل گیارہ رکعات ہوتیں اور رمضان ہو یا غیر رمضان حضور یہ گیارہ رکعات ہمیشہ پڑھتے

پس ان مبارک ایام میں فرض نمازیں بھی نہایت پابندی کے ساتھ بحضور قلب ادا کرنی چاہئیں اور نماز تہجد کا بھی التزام رکھنا چاہیئے اور خوب دعائیں کرنی چاہئیں۔

رمضان کے دنوں میں یہ رعایت بھی ہے کہ لوگوں کی سہولت کے پیش نظر عشاء کی نماز کے بعد یہ نفلی نماز ادا کر لی جائے اس کو باجماعت بھی پڑھا جاتا ہے اور یہ تراویح کی نماز کہلاتی ہے مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ افضل نماز تہجد کی ہی ہے۔

تقویٰ اور رزق حلال کی تلقین

اللہ تعالیٰ نے روزہ کی غرض یہ بتائی ہے کہ انسان متقی اور تقویٰ شعار بن جائے۔ تقویٰ ایک جامع مفہوم رکھنے والا لفظ ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہی انسان ہر کام کرے ہر نیکی کو حاصل کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہے اور ہر بدی سے باز رہے۔ دوسرے کے مال کو ناجائز طریق سے لینے کی کوشش نہ کرے حلال رزق کھائے تاکہ اس کے جسم میں جو خون بنے وہ حلال رزق سے تیار ہو۔ رمضان میں تو انسان روزہ رکھ کر اللہ تعالیٰ کی خاطر تمام حلال اور جائز چیزوں کو بھی چھوڑ دیتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی خاطر ناجائز چیزیں چھوڑنا اس کے لئے آسان ہو جاتا ہے گویا رمضان میں انسان کو تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرنے کی عادت ڈالی جاتی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے روزوں کے احکام کے ضمن میں یہ حکم دیا ہے کہ

وَلَا تَاۡکُلُوۡۤا اَمۡوَالَکُمۡ بِالۡبَاطِلِ وَتُدۡلُوۡا بِہَاۤ اِلَی الۡحُکَّامِ لِتَاۡکُلُوۡا فَرِیۡقًا مِّنۡ اَمۡوَالِ النَّاسِ بِالۡاِثۡمِ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ۔

یعنی تم اپنے بھائیوں کے مال آپس میں جھوٹ اور فریب کے ساتھ مت کھاؤ اور ان اموال کو اس غرض سے حکام کی طرف کھینچ کر نہ لے جاؤ تا تم لوگوں کے مالوں کا کوئی حصہ جانتے بوجھتے ہوئے ناجائز طور پر ہضم کر جاؤ۔

اس آیت میں نہایت مؤثر رنگ میں اللہ تعالیٰ نے تلقین فرمائی ہے کہ تم دوسروں کے مال کو جھوٹ بول کر ناجائز طور پر چھین کر جھوٹے مقدمے بنا کر اور رشوت دے کر کمانے کی کوشش نہ کرو

آخر میں دعا ہے کہ اللہ ہمیں رمضان کے ایام تقویٰ کے ماتحت گذارنے کی توفیق بخشے ہم اس کے سچے عابد بنیں۔ اس کے احکام کی برضا و رغبت پابندی کریں۔ اس کے بندوں کی اخلاص کے ساتھ خدمت کریں۔ اللہ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلائے آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زریں ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چندہ تحریک جدید کی ادائیگی کی اہمیت بیان کرتے فرمایا:

"مجھے یہ بات یاد نہ دلائیں کہ اس وقت مشکلات ہیں۔ یہ بات ہر شخص کو معلوم ہے تم کو بھی معلوم ہے اور مجھے بھی معلوم ہے۔ لیکن تم بھی یہ جانتے کہ باوجود ان مشکلات کے تم اپنے بیوی بچوں کو خرچ دے رہے ہو۔ تم اپنے گھر کے تمام اخراجات چلا رہے ہو۔ تم تعلیم کے اخراجات چلاتے اگر تم باوجود ان مشکلات کے اپنے سارے کام کر رہے ہو۔ تو یہ کام بھی کر لو۔"

پس ہر مخلص احمدی کا یہ فرض ہے کہ وہ حضور کے ان ارشادات پر عمل کرتے ہوئے چندہ تحریک جدید کی ادائیگی موقع پر کر دے۔

(وکیل المال ربوہ)

تربیتی جلسہ

۸ راگست بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ لنگا نو تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ میں زیر صدارت مکرم ماسٹر عبد العزیز صاحب ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم صوفی عبد الرحمن صاحب خاکسار عبد الباسط طارق اور مکرم محمود احمد صاحب [illegible] نے علی الترتیب "تربیت اولاد کی اہمیت، تربیت اولاد کے اصول اور ... والدین کے حقوق" کے عناوین پر تقاریر کیں۔ آخر میں صدر جلسہ نے سورۃ والعصر کی تفسیر بیان کرتے ہوئے انصار اللہ کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔

اجتماعی دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہتر نتائج پیدا کرے۔

عبد الباسط طارق مربی سلسلہ لنگا نو

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

انصار اللہ کا اجتماع تربیت نفس کا بہترین موقع ہے شمولیت [illegible]

(قائد عمومی)

وصایا

مسل ۲۲۲۲۵ میں ناصرہ بیگم زوجہ مبارک احمد صاحب کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۸/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزن ۴ تولہ ۲ ماشہ مالیتی ۱۷۰۰/- روپے (حق مہر ۵۰۰/- تھا جو بذریعہ زیور مندرجہ بالا وصول کر چکی ہوں) میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامتہ ناصرہ بیگم زوجہ مبارک احمد صاحب کھوکھر ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔
گواہ شد۔ تنویر احمد کھوکھر (پسر موصیہ) ترگڑی ضلع گوجرانوالہ
گواہ شد۔ مبارک احمد کھوکھر خاوند موصیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔

مسل ۲۲۲۲۶ میں تنویر احمد کھوکھر قوم کھوکھر پیشہ طالب علم عمر ۱۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۸/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ماہوار آمد جو اس وقت ۵/- روپے بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد۔ تنویر احمد کھوکھر
گواہ شد۔ محمد اسحاق ناظم ضیافت جماعت احمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔
گواہ شد۔ محمد اسلم ولد نور احمد صاحب ترگڑی ضلع گوجرانوالہ

مسل ۲۲۲۲۷ میں فضل بی بی زوجہ محمد یوسف قوم چھٹہ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چاہ احمد یانوالہ ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۸/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک بھینس موجودہ بازاری قیمت ۳۰۰۰/- روپے ۲۔ اثاثہ البیت اور برتن وغیرہ قیمتی ۵۰۰/- روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد۔ فضل بی بی زوجہ چوہدری محمد یوسف صاحب ساکن چاہ احمد یانوالہ ڈاکخانہ مخدوم رشید۔ ضلع ملتان
گواہ شد۔ چوہدری محمد یوسف خاوند موصیہ چاہ احمد یانوالہ ضلع ملتان۔
گواہ شد۔ محمود احمد ولد محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال چاہ احمد یانوالہ ضلع ملتان۔
(باقی)

۵۲۲۔ میری والدہ محترمہ اہلیہ قاضی رشید احمد صاحب ارشد مرحوم کا سول ہسپتال کراچی میں گردہ کا اپریشن ۹/۷/۷۵ بدھوار کو ہوا ہے۔ کمزوری کے باعث غنودگی کی کیفیت طاری ہے۔ احباب جماعت سے والدہ صاحبہ کی کامل صحت یابی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

امین الرشید ہاشمی
لائلپور

روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔
"روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں۔ روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا زور روح پر ہے۔ نماز سے ایک سوز و گداز پیدا ہوتا ہے اس واسطے وہ افضل ہے۔ روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۷۹)

(قیادت تربیت)

دعائے مغفرت

میری پیاری بیٹی بہجت جہاں (سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لالہ موسیٰ) ۱۰ ستمبر ۱۹۷۵ء بروز بدھ مختصر علالت کے بعد ۲۴ سال کی عمر میں ہم سب کو سوگوار چھوڑ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ میری بچی کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پہ چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (عبدالرحیم سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لالہ موسیٰ)

پی۔ اے۔ ایف میں مستقل کمیشن

پی۔ اے۔ ایف کی مختلف برانچوں میں ۷۵/۲/۱ کو ۱۸ سے ۲۵/۳۰ سال کی عمر تک پہنچنے والے بی۔ اے۔ بی۔ ایس سی شادی شدہ/غیر شادی شدہ امیدواروں سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ٹریننگ کے دوران ۳۳۰/- اور ۳۸۰/- روپے ملیں گے۔ بعد ٹریننگ پائلٹ آفیسر۔ فلائنگ آفیسر۔ فلائٹ لیفٹیننٹ۔ سکواڈرن لیڈر۔ ونگ کمانڈر۔ گروپ کیپٹن لگائے جائیں گے۔

مزید کوائف و شرائط کے لئے P.A.F. انفارمیشن اینڈ سیلکشن سنٹر لاہور، پشاور۔ راولپنڈی۔ لائلپور۔ ملتان۔ سکھر۔ کوئٹہ۔ کراچی میں تشریف لے جائیں۔ انٹرویو ہر روز ۸ بجے صبح۔ آخری انٹرویو کی تاریخ ۲۴/۱۰ ہے۔ (پاکستان ٹائمز ۱۵/۹)

(ناظر تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم نذیر نعیم صاحب نائب قائد خدام الاحمدیہ ضلع بہاولپور کا لڑکا عزیزم خورشید عمر بعمر ایک سال بیمار ہے اور وکٹوریہ ہسپتال میں داخل ہے۔

مکرم نذیر نعیم صاحب نے مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی کے دورہ بسلسلہ توسیع اشاعت الفضل میں قابل قدر تعاون فرمایا تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے بچہ کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(مینیجر الفضل۔ ربوہ)

۲۔ خاکسار کو تتو کی کے قریب بس کے حادثہ میں سر پر شدید چوٹیں آئی ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(نعیم احمد طاہر پلاسٹک والے سیالکوٹ۔ حال ربوہ)

۳۔ خاکسار کی صحت تقریباً ایک سال سے خراب چلی آرہی تھی۔ گو اب خاصا افاقہ ہے لیکن کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور ہر قسم کی کمزوری کو دور کر دے۔ نیز میری چھوٹی بہن [illegible] کو ٹائیفائڈ ہو گیا ہے اس کی صحت یابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(ملک عبدالرشید انجم بدین)

۴۔ مکرم میاں احمد منصور صاحب (ابن محترم میاں ناصر علی صاحب جھنگ صدر) بعارضہ دل بیمار ہیں۔ گزشتہ دنوں شدید دورہ پڑا ہے۔ احباب جماعت سے موصوف کی کامل شفا یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (نصر اللہ خان ناصر مربی سلسلہ احمدیہ جھنگ صدر)

قائدین خدام الاحمدیہ نمائندگان شوریٰ کا انتخاب حسب قواعد جلد کروا کر مرکز میں اطلاع دیں۔ (معتمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لندن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

(بقیہ ص۲)

صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں۔ اپنے وعدے کے مطابق تکالیف اللہ تعالیٰ خود دُور کرتا چلا جائے گا۔ ہمارے ذریعہ سے تمام بنی نوع انسان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہوں گے لیکن اس کے لئے ہمیں توکّل کے اعلیٰ مقام پر قائم ہو کر قربانیاں دینی ہوں گی اور دعائیں کرنا پڑیں گی۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے جن لوگوں کے نازک گھڑی میں وہ لوگ میرے ساتھ مصیبت اٹھانے سے الگ ہو جائیں، خدا انہیں خود جماعت سے کاٹ دے گا۔ بچے گا وہی جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کو تھامے گا اور آپ کو ملنے والی بشارتوں اور وعدوں پر زندہ ایمان رکھتے ہوئے دنیا میں غلبۂ اسلام کے لئے انشراح صدر کے ساتھ قربانیاں پیش کر کے اپنے آپ کو خدائی افضال و انعامات کا مورد بنائے گا۔

آخر میں حضور نے اِس امر کا ذکر فرماتے ہوئے کہ قیامِ سلسلہ کی اگلی صدی جس کے شروع ہونے میں پندرہ سال باقی رہ گئے ہیں غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ فرمایا یہ پندرہ سال تیاری اور قربانی کے سال ہیں۔ خدا نے آپ پر بڑا فضل کیا ہے کہ اس نے نئی صدی شروع ہونے سے پہلے آپ کو قربانیوں کا موقع دیا ہے۔ اِس وقت ہم پر بہت بڑی ذمہ داری ہے اور وہ ذمہ داری یہی ہے کہ ہم خود حقیقی ایمان باللہ سے متصف ہو کر نہ صرف اپنے قول سے بلکہ اپنے فعل سے بھی دعوت الی اللہ کرتے چلے جائیں تاکہ بنی نوع انسان اُمتِ واحدہ کی شکل اختیار کر سکیں۔ خدا تعالیٰ نے خود یہ اعلان کر دیا ہے کہ میرے اور میرے مقربین کے نزدیک سب سے اچھا اور سب سے پیارا قول و اعلان یہ ہے کہ انسان خود کہے اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ خدا تعالیٰ نے اِس بات کو سب سے اچھا اور سب سے پیارا اعلان نہیں کہا کہ ایک شخص دوسرے کے بارہ میں کہے کہ وہ کیا ہے بلکہ پیارا اعلان اِس امر کو ہی قرار دیا ہے کہ ایک شخص خود یہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہوں اور پھر اس کا قول اور فعل اِس بات کی گواہی دے کہ واقعی وہ اللہ تعالیٰ کے فرمانبرداروں میں شامل ہے۔ پس دنیا و ما فیہا سے بے نیاز ہو کر بنی نوع انسان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنے کے لئے قربانیاں کرتے اور دعاؤں سے کام لیتے چلے جاؤ اور صرف وہی ہتھیار کام میں لاؤ جو خدا نے تمہیں عطا کئے ہیں۔ ہمیں دلائلِ قاطعہ کا ہتھیار دیا گیا ہے، ہمیں دعاؤں کی قبولیت کا ہتھیار دیا گیا ہے، ہمیں آسمانی نشانوں کا ہتھیار دیا گیا ہے۔ یہ نہایت ہی کارگر ہتھیار ہیں اور ان کے ذریعہ ہی اسلام کا دنیا میں غالب آنا مقدر ہے۔ پس اِس موقع کو غنیمت جانیں۔ قربانیاں کریں اور دعاؤں سے کام لیتے چلے جائیں تاکہ اللہ تعالیٰ نوعِ انسانی کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جلد تر جمع کر دے آمین۔

شام کو حضور سیر کے لئے تشریف نہیں لے گئے بلکہ حضور نے مشن ہاؤس کے باغیچہ میں ہی چہل قدمی فرمائی جس میں اور احباب کے علاوہ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی شریک ہوئے۔ چہل قدمی سے فارغ ہونے کے کچھ دیر بعد حضور نے مسجد فضل لندن میں تشریف لا کر مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔

۶ ستمبر ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ

حضور ایدہ اللہ صبح ۹ بجے دفتر میں تشریف لائے اور ضروری ڈاک ملاحظہ فرمانے کے علاوہ بیرونی ملکوں سے تشریف لائے ہوئے بعض احباب کو شرفِ ملاقات بخشا۔

ساڑھے گیارہ بجے حضور لندن سے چند میل دُور ہرٹ فورڈ شائر (Hertfordshire) میں واقع تاریخی اہمیت کی حامل ایک عمارت دیکھنے تشریف لے گئے۔ یہ عمارت "نیب ورتھ ہاؤس" (Knebworth House) کے نام سے موسوم ہے۔ اسے آج سے ۴۸۳ سال قبل انگلستان کے مشہور لٹن خاندان کے مورثِ اعلیٰ سر رابرٹ لٹن (Sir Robert Lytton) نے ۱۴۹۲ء میں تعمیر کرایا تھا۔ اسی وقت سے آج تک اس میں اُن کی نسل آباد چلی آرہی ہے۔ ہر چند کہ اب اِس کے بیشتر حصہ کو میوزیم میں تبدیل کر کے اسے سیرگاہ کی حیثیت دے دی گئی ہے تاہم اِس خاندان کے موجودہ سربراہ لارڈ کوبالڈ (Lord Cobbold) کے فرزندِ اکبر آنریبل ڈیوڈ لٹن کوبالڈ (Hon. David Lytton Cobbold) اب بھی اس کے ایک حصہ میں رہتے ہیں۔ اِس خاندان نے لٹریچر، آرٹ اور سیاست میں بڑے نامور لوگ پیدا کئے ہیں۔ لارڈ لٹن جن کا پورا نام ایڈورڈ رابرٹ لٹن تھا اور جو ۱۸۷۶ء سے ۱۸۸۰ء تک ہندوستان کے وائسرائے رہے اِسی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آنریبل ڈیوڈ لٹن کوبالڈ جو آجکل "نیب ورتھ ہاؤس" کے ایک حصہ میں رہتے ہیں اُنہی لارڈ لٹن وائسرائے آف انڈیا کی پوتی کے بیٹے ہیں۔ یہ مکان ایک عظیم الشان محل کی حیثیت رکھتا ہے اور اس میں گزشتہ پانچ سو سال کے بیش قیمت نوادرات جمع ہیں۔ لارڈ لٹن جو نوادرات ہندوستان سے لائے تھے وہ بھی بہت بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ اسی لئے لوگ بڑی کثرت سے اسے دیکھنے آتے ہیں اور آنے والوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔

حضور نے اندر سے مکان ملاحظہ فرمانے کے بعد اس کے گرد کئی ایکڑ میں پھیلے ہوئے خوشنما باغ کی بھی سیر کی۔ جب حضور باغ کے ایک حصہ میں چہل قدمی فرما رہے تھے تو آنریبل ڈیوڈ لٹن نے اپنے مکان کی کھڑکی میں سے حضور کو دیکھا وہ حضور کی شخصیت سے اِس قدر متاثر ہوئے کہ خود چل کر باغ میں آئے اور حضور سے اپنا تعارف کرایا اور "نیب ورتھ ہاؤس" دیکھنے کی غرض سے وہاں تشریف لانے پر حضور کا شکریہ ادا کیا۔ جب انہیں پتہ لگا کہ حضور ساری دنیا میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کے لیڈر اور مسیحِ محمدی کے خلیفۂ ثالث ہیں تو انہوں نے حضور سے زائرین کی کتاب میں دستخط کرنے کی درخواست کی۔ حضور نے اُن کی یہ درخواست قبول کرتے ہوئے دستخط کرنے پر رضامندی کا اظہار فرمایا۔ اِس پر آنریبل ڈیوڈ لٹن کوبالڈ واپس نیب ورتھ ہاؤس کے رہائشی حصہ میں گئے اور نہ صرف وزیٹرز بک ساتھ لائے جس پر حضور نے دستخط فرمائے بلکہ انہوں نے ایک نہایت ہی خوبصورت با تصویر کتاب جو نیب ورتھ ہاؤس اور لٹن خاندان کی تاریخ پر مشتمل تھی حضور کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کیا۔ پیش کرنے سے قبل انہوں نے اس پر حضور ایدہ اللہ کا نام لکھ کر اپنے دستخط ثبت کئے اور پھر نہایت ادب سے حضور کے ساتھ مصافحہ کرنے اور شکریہ ادا کرنے کے بعد کہا وہ حضور کی تشریف آوری کو ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ یہ کہہ کر وہ اپنی رہائش گاہ میں واپس چلے گئے۔

دوپہر کا کھانا اور تیسرے پہر کی چائے حضور نے اُس ریسٹورنٹ میں نوش فرمائی جو "نیب" ورتھ ہاؤس کے صدیوں پرانے غلہ خانہ میں قائم ہے اور اسی نسبت سے "Barn Restaurant" کے نام سے موسوم ہے۔ ظہر اور عصر کی نمازیں حضور نے "نیب ورتھ ہاؤس" کے باغ میں پڑھائیں جس میں جملہ اہلِ قافلہ شریک ہوئے۔

اِس سیر میں محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری، محترم شاہد احمد خان صاحب، مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن مع فیملی، مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام، مکرم چوہدری رشید احمد صاحب، مکرم منان مرزا صاحب اور مکرم فرید احمد صاحب ابن مکرم لئیق احمد صاحب کھوکھر مرحوم کو حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کے ہمراہ جانے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔

ان تین دنوں (۴ تا ۶ ستمبر ۱۹۷۵ء) میں حضور صبح کے اوقات میں حضور ضعف محسوس فرماتے رہے۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ حضور ایدہ اللہ جملہ احبابِ جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرماتے ہیں۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے موجودہ علاج میں برکت ڈالے اور حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور حضور کامل صحت و عافیت کے ساتھ مرکزِ سلسلہ میں جلد واپس تشریف لے جائیں۔ آمین اللّٰھم آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

دیدہ زیب ملبوسات کا نیا سٹاک

ہر قسم کا سُوتی و ریشمی کپڑا دیدہ زیب ڈیزائنوں میں بارعایت خریدنے کے لئے تشریف لائیے — مومن کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ۔ فون ۵۱۷